تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

آنحضرتؐ کی مقبول دعاؤں کے کرشمے
(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن:61) کہ مجھے پکارو مَیں تمہیں جواب دوں گا۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے

معزز سامعین! میری آج تقریر کا عنوان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعاؤں کے کرشمے۔

خدا ایک مخفی خزانہ تھا اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے، سو اس نے انسان کو پیدا کیا اور اپنی ذات وصفات کا عرفان اُسے بخشا۔ ان صفات میں ایک نہات اہم صفت، جو ہستی باری تعالیٰ پر زبردست گواہ ہے، خدا تعالیٰ کا مجیب الدعوات ہونا ہے۔ وہ خود اپنی ہستی کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتا ہے: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل:63)۔ (کہ بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ پھر فرماتا ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (بقرہ:187) اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو (تُو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، سو چاہیے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

دراصل قبولیت دعا کا یہی فلسفہ ہے کہ جتنا کوئی خدا کی باتیں مانتا ہے اُس کے قریب ہوتا ہے اُسی قدر اس کی سنی اور مانی جاتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں، پیغمبروں کی زندگی گواہ ہے کہ ان کا ایک ایک لمحہ دعا کے سہارے گزرا اور تبھی ہی وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ انبیائے کرام کے اس عظیم گروہ میں ایک وہ مردِ میدان بھی ہے جس نے اپنے ربِّ کریم کی اطاعت میں اپنا وجود ایسا مٹایا کہ خدا تعالیٰ کی رضا اس کی رضا بن گئی۔ وہی، جس نے یہ نعرہ بلند کیا کہ میری نمازیں اور قربانیاں اور میرا مرنا اور جینا سب اُس اللہ کے لئے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے، تب خدا بھی اس پر خوب مہربان ہوا اور اس دنیا میں اس کی سب مرادیں پوری کیں۔ اگلے جہاں میں بھی جب تمام انبیاء کی خدا کے دربار میں شفاعت کرنے کی التماس ہوگی تو سب انبیاء کے عذر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ جَرِیُ اللہ ہیں جو آگے بڑھیں گے اور اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اور گڑگڑا کا اپنے امتیوں کے لئے شفاعت کی اجازت چاہیں گے، تب آپؐ کو یہ مژدہ سنایا جائے گا کہ "سَلْ تُعْطَهْ" کہ آج آپؐ جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا۔ پھر کتنے ہی ایسے امتیوں کے حق میں آپؐ کی شفاعت قبول ہوگی جن کے اعمالِ صالحہ میں کچھ کمزوریاں بھی رہ گئی تھیں اور وہ سب بخشے جائیں گے۔ یقیناً یہی وہ عظیم الشان مقبول دعا ہوگی، جس کے بارہ میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "ہر نبی کو ایک خاص دعا کی قبولیت کا وعدہ ہوتا

ہے اور مَیں نے وہ دعا اپنی امت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے جو روزِ قیامت اپنے رب سے مانگوں گا"۔ ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہیں اپنی امت کا اس قدر درد تھا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل باب ذریعۃ من حملنا مع نوح)

حقیقت یہ ہے کہ دعا کا عرفان اور اس پر سچا ایمان ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا، آپؐ نے ہمیں سکھایا کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگنا ہو تو اپنے رب سے مانگو۔ آپؐ کا لحہ لحہ دعا تھا اور آپؐ کی پاکیزہ سیرت قبولیتِ دعا کے سینکڑوں خوبصورت نمونوں سے بھری پڑی ہے، جن میں سے چند مستند واقعات کا تذکرہ آج تقریر میں کیا جارہا ہے تا قبولیت دعا پر ایمان اور یقین بڑھے اور دعا کے لئے جوش اور جذبے پروان چڑھیں۔

سامعین! ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا تو دعا ہی تھا، آپؐ کے ہر کام کا آغاز بھی دعا سے ہوتا تھا اور دعاؤں سے ہی آپؐ کے کام انجام کو پہنچتے تھے۔ مکہ میں جب آپؐ نے دعوتِ اسلام کا آغاز فرمایا اور مخالفت شروع ہوئی تو سردارانِ قریش میں ابوجہل کے نام سے معروف عمرو بن ہشام اور عمر بن خطاب جیسے شدید معاندین پیش پیش تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان شدید دشمنانِ اسلام کے حق میں محبت اور رحم کے جذبات ہی پیدا ہوئے اور آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی: "اے اللہ! ان دو اشخاص میں سے کسی ایک کے ساتھ اسلام کو عزت اور قوت نصیب فرما"

(ترمذی کتاب المناقب باب عمر بن خطاب)

پھر دنیا نے دیکھا کہ ہادی برحق کی دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعا ایسے حیرت انگیز اور معجزانہ رنگ میں قبول ہوئی کہ وہی عمر بن خطاب جو گھر سے تلوار لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے نکلے تھے اسلام کی محبت اور دعا کی تلوار سے گھائل ہو گئے۔

اِسی طرح جب قریش نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئے اور ان کے ایمان لانے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اس وقت بھی اس رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہلاکت کی دعا نہیں مانگی بلکہ بارگاہ الٰہی میں ایک التجا کرتے ہوئے دعا کی: "اے میرے مولیٰ! ان مشرکینِ مکہ کے مقابلہ پر میری مدد کسی ایسے قحط سے فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد تو نے قحط سالی کے ذریعہ فرمائی تھی"۔

اس دعا میں رحمت و شفقت کا یہ عجیب رنگ غالب تھا کہ ان کو قحط سے ہلاک نہ کرنا، بلکہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی قحط سالی سے مجبور ہو کر اس نشان کے بعد بالآخر ان پر ایمان لے آئے تھے، اُسی طرح میری قوم کو بھی میرے پاس لے آ۔ چنانچہ یہ دعا اس طرح مقبول ہوئی کہ مشرکینِ مکہ کو ایک شدید قحط نے آگھیرا یہاں تک کہ ان کو ہڈیاں اور مُردار کھانے کی نوبت آگئی۔ تب مجبور ہو کر ابوسفیان آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ تو صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم اب ہلاک ہو رہی ہے، آپ اللہ سے ہمارے حق میں دعا کریں کہ قحط سالی دور ہو اور بارشیں نازل ہوں، ورنہ آپ کی قوم تباہ ہو جائے گی۔"

اس رحمتِ مجسمؐ کے ہاتھ دعا کے لیے فوراً اٹھ گئے اور اپنے مولیٰ کریم سے قحط سالی کے دور ہونے اور بارانِ رحمت کے نزول کی یہ دعا بھی کیا خوب مقبول ہوئی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارشوں کا کثرت سے نزول شروع ہوا تو مسلسل کئی روز تک بارش ہوتی رہی۔ مشرکین نے پھر آکر بارش کے تھم جانے کے لئے دعا کی درخواست کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں بارش تھم گئی، مگر حیف صد حیف اس عظیم نشان کے باوجود قریش انکار و مخالفت سے باز نہ آئے۔

(الخصائص الکبریٰ جز ثانی صفحہ 163)

سامعین! اِسی طرح کا واقعہ مدینہ کی تاریخ میں بھی ملتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہو کر نہایت لجاجت کے ساتھ بارانِ رحمت کے نزول کی دعا کے لئے اس طرح عرض کیا کہ "اے اللہ کے رسول! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے ہیں اور راستے ٹوٹ گئے ہیں، آپؐ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بارش کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ "اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پر بارش برسا" حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا کہ اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی، جو وسط آسمان میں آکر پھیلی، پھر برسی اور خوب برسی۔ اگلے خطبہ جمعہ پھر ایک شخص نے بارش کے بند ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے دعا کی کہ "اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے اردگرد سے لے جا، ان کو ہم پر نہ برسا، پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر لے جا"۔ چنانچہ بارش اسی وقت تھم گئی۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الاستسقاء علی المنبر)

سامعین! مکی دور میں مشرکینِ مکہ کی مخالفت اور انکار سے تنگ آ کر جب ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی ارشاد کے مطابق طائف کا قصد فرمایا تو آپؐ کو زندگی کی سب سے بڑی تکلیف وہاں اٹھانی پڑی۔ حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ایک دفعہ پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اُحد سے بھی زیادہ کبھی آپؐ کو تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! مَیں نے تیری قوم سے بہت تکلیفیں برداشت کیں، مگر میری تکلیفوں کا سخت ترین دن وہ تھا جب مَیں طائف کے سردار عبد یالیل کے پاس پیغام حق پہنچانے گیا اور اس سے اعانت اور امان چاہی مگر اُس نے انکار کر دیا، بلکہ شہر کے اوباش لڑکے میرے پیچھے لگا دیئے جو مجھ پر پتھر مارنے لگے، یہاں تک کہ میرے پاؤں سے خون بہنے لگا، تب مَیں افسردہ ہو کر وہاں سے لوٹا''

اس موقع پر آپؐ نے اس درد و کرب میں ڈوبی ہوئی دعا کی جس میں آپؐ نے اپنے مولیٰ کریم کی غیرت کو یوں جوش دلایا: ''اے خداوند! مَیں اپنے ضعف و ناتوانی، مصیبت اور پریشانی کا حال تیرے سوا کس سے کہوں؟ مجھ میں صبر کی طاقت اب تھوڑی رہ گئی ہے۔ مجھے اپنی مشکل حل کرنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ مَیں سب لوگوں میں ذلیل و رسوا ہو گیا ہوں۔ تیرا نام ارحم الراحمین ہے، تو رحم فرما۔ کیا تو مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا جو مجھے تباہ و برباد کر دے؟''

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد 11، صلحہ 174 بیروت)

ابھی آپؐ زیادہ دور نہیں پہنچے تھے کہ جبریلؑ کی آواز آئی کہ ''اے محمد! آپؐ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپؐ چاہیں تو دو پہاڑوں کو اس وادی پر گرا کا تباہ کر دوں''۔ آپؐ نے جواب دیا کہ ''نہیں ایسا مت کرو، مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد لاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

(بخاری کتاب بدء الخلق ذکر الملائکۃ)

آپؐ نے اپنی قوم کی ہلاکت نہیں چاہی بلکہ نہایت درد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے اس طرح دعا کی: اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب کر، یہ نہیں جانتے۔

(نور الیقین فی سیرۃ خاتم النبیین از ڈاکٹر خضری بک)

سامعین! یمن کے قبیلہ دَوس کے سردار طفیلؓ بن عمرو نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی قوم کی ہدایت کے کسی تائیدی نشان کے لیے دعا کی درخواست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپؐ نے اُسی وقت دعا کی کہ ''اے اللہ! طفیلؓ بن عمرو کو کوئی نشان عطا کر''۔ جس دعا کے طفیل حضرت طفیلؓ کی پیشانی پر روشنی کا نشان ظاہر ہوا۔ انہوں نے دعا کی کہ: ''اے اللہ! میری قوم یہ نہ سمجھ لے کہ اپنا دین تبدیل کرنے کی وجہ سے میرا چہرہ مسخ ہو گیا ہے، اس لئے یہ نشان کہیں اور ظاہر فرما دے''۔ چنانچہ آپؓ کی چھڑی کے سرے پر وہ روشنی ظاہر ہو گئی۔ حضرت طفیلؓ کے والد اور بیوی وغیرہ رشتہ داروں نے یہ نشان دیکھ کر حق کو قبول کر لیا مگر قوم پھر بھی نہ مانی۔ جب حضرت طفیلؓ نے دوبارہ مکے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ: ''اے اللہ! دَوس قبیلہ کو ہدایت عطا فرما اور ان کو یہاں لے کر آ'' جس کی بدولت دَوس قبیلہ کے لوگ مسلمان ہونے لگے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت طفیلؓ اپنی قوم میں سے مسلمان ہونے والوں کو لے کر آئے اور جلد ہی مدینہ میں دوس قبیلہ کے 70-80 گھرانے آباد ہو گئے، یہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا معجز نما نشان تھا۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 243)

دوس قبیلہ کے اِن ایمان لانے والوں میں ایک حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے۔ ایک روز حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بڑے کرب کے ساتھ دربار نبویؐ میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے یہ دعا نکلی: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ'' کہ اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے''۔ حضرت ابوہریرہؓ جب گھر آئے تو آپؓ کی والدہ میں ایک عجیب تغیّر اور انقلاب پیدا ہو چکا تھا۔ وہ بلند آواز سے ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھ کر اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کر رہی تھیں۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہؓ زیر لفظ ابو هریرہ جلد 4 صفحہ 204)

پیارے سامعین! ہجرت مدینہ کے وقت یثرب کا علاقہ ایک وبائی امراض کا علاقہ تھا، جس کی وجہ سے کئی صحابہ، صحابیات بشمول حضرت ابو بکرؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ بیمار ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خدا کے حضور دعا کی کہ "اے مولیٰ! اس وبائی علاقہ کی وبا کو دور کر دے اور اس شہر کے رزق میں برکت عطا فرما"۔ اس دعا کی قبولیت شہر مدینہ کی آبادی و شادابی پر شاہد ناطق ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مقدم النبی و اصحابۃ المدینہ)

ایک دفعہ حضرت انسؓ کی والدہ نے حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! یہ انس آپؐ کا خادم ہے، اس کے لیے دعا کریں۔ آپؐ نے اُسی وقت انس کو دعا دی کہ "اے اللہ! انس کے مال و اولاد میں برکت دینا اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈالنا"

(بخاری کتاب الدعوات باب دعوۃ النبی لخادمہ)

حضرت انسؓ نے خود بیان کیا کہ "خدا نے یہ دعا میرے حق میں خوب قبول فرمائی۔ میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے اور میری زندگی میں اولاد، بیٹے، بیٹیاں، پوتے، نواسے، نواسیاں سب ملا کر 80 سے بھی زائد ہیں۔ حضرت انسؓ نے 103 سے 110 سال عمر پائی۔

(الاسد الغابہ لابن اثیر جلد 1 ص 128)

حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبد اللہؓ شہید ہو گئے تھے جن کے ذمہ یہودی ساہوکاروں کا کچھ قرض تھا، جس کا وہ حضرت جابرؓ سے سختی کے ساتھ مطالبہ کر رہے تھے۔ پتہ چلنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ میں تشریف لا کر دعا کی۔ اس دعا کی برکت سے کھجور کا اتنا پھل ہوا کہ قرض ادا کر کے بھی نصف کے قریب کھجور بچ رہی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد و کتاب الاستقراض)

سامعین! حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر بعض بیماروں کے لئے معجزانہ شفا کی دعائیں مانگیں، جو معجزانہ رنگ میں پوری ہوئیں۔ غزوہ خیبر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ صبح وہ جس شخص کو جھنڈا عطا کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت علیؓ کو آشوبِ چشم کی تکلیف تھی، آنکھیں اتنی دُکھتی تھیں کہ صحابہؓ کا اس فتح کے لئے حضرت علیؓ کی طرف خیال ہی نہیں گیا کہ یہ عظیم فاتح آپؓ بھی ہو سکتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا اور ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا بھی کی، خدا تعالیٰ نے ان کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی اور ایسے لگتا تھا کہ آپ کو یہ تکلیف کبھی تھی ہی نہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب دعاء النبیؐ الناس الی الاسلام)

ایک دفعہ ایک عورت سفر کے دوران اپنے بچے کے ساتھ حضورؐ کو ملی اور عرض کی کہ "اے اللہ کے رسول! میرے اس بچے کو نیند کی حالت میں نامعلوم کتنی مرتبہ دورہ پڑتا ہے"۔ آپؐ نے بچے کو اپنے پالان پر بٹھایا اور اس کا منہ کھول کر اس میں تین بار پھونکیں ماریں اور اسے اپنا لعاب دہن بھی دیا اور فرمایا: "اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ کے بندے! اے اللہ کے دشمن! دور ہو جا"۔ آپؐ نے اس عورت سے فرمایا کہ "واپسی سفر میں اسی جگہ آکر ملنا اور بچے کا حال بتانا"۔ واپسی سفر پر وہ عورت اپنی تین بکریوں کے ساتھ وہاں کھڑی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بچے کے بارہ میں پوچھنے پر اس نے بتایا کہ "خدا کی قسم! اس گھڑی تک اسے کوئی دورہ نہیں پڑا"۔ اس نے بکریاں بطور تحفہ پیش کیں۔ آپؐ نے ایک بکری رکھ لی اور باقی دو اُسے واپس کر دیں۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 170 مطبوعہ بیروت)

اِسی طرح ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اور اس کے کھانے کے وقت جنون کا دورہ پڑنے کا کہا۔ آپؐ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ اچانک اُسے قے ہوئی اور اس کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا چھوٹا سا سانپ نکلا، جو بھاگ گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 254 بیروت)

سامعین! بچوں کی شفا کے واقعات بیان ہو رہے ہیں ایک اور واقعہ حضرت سائب بن یزیدؓ کی زبانی سنیں وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ "حضور! میرا یہ بھانجا سائب بیمار ہو گیا ہے، آپؐ اس کے لیے دعا کریں"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو مَیں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی بطور تبرک پی لیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبوۃ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت سائبؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے نہ صرف شفاء دی بلکہ لمبی عمر عطا فرمائی۔

(الاکمال فی سماء الرجال للخطیب زیر لفظ سائب)

حضرت عبداللہ بن عتیکؓ انصاری ایک مہم پر بھجوائے گئے۔ واپسی پر ایک حادثہ میں ان کی ٹانگ کو شدید ضرب آئی اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: "اپنا پاؤں پھیلاؤ"۔ مَیں نے پاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، آپؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو مجھے ایسے لگا جیسے مجھے کبھی یہ تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی تجارت میں برکت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ جو چیز بھی خریدتے تو اس میں نفع پاتے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جز ثانی صفحہ 170 بحوالہ بیہقی دارالکتاب العربی)

حضرت عروہؓ کے لئے آپؐ نے برکت کی دعا کی۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ مَیں نے بازار جا کر سودا لگایا اور بسا اوقات چالیس ہزار تک منافع لے کر واپس لوٹا۔ امام بخاریؒ نے لکھا ہے کہ عروہؓ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں منافع پاتے تھے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جز ثانی صفحہ 170)

حضرت فاطمہؓ کے لئے آپؐ نے دعا کی کہ کبھی ان کو بھوک کی تکلیف نہ آئے۔ حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی بھوک نہیں پہنچی۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جز ثانی صفحہ 71)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس مضمون یوں بیان فرماتے ہیں۔

"اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

اے اللہ تو ہمیں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا وارث بنانا، آپؐ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دینا اور اسلامی تعلیم پر چلنے کی توفیق دینا۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب آف لندن کی بھجوائی ہوئی ایک تحریر سے استفادہ کیا گیا ہے جو آپ نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی کتاب اُسوہ انسانِ کامل سے تیار کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ)

✿✿✿✿